مقالات :

جناب حافظ صلاح الدین یوسف

زکوٰۃ — فضائل و مسائل

۱۔ پچھلی شریعتوں میں زکوٰۃ کا حکم :

زکوٰۃ اور نماز دین کے ایسے رکن ہیں، جن کا ہر دور میں اور ہر مذہب میں آسمانی تعلیمات کے پیروکاروں کو حکم دیا گیا ہے۔ گویا یہ دونوں فریضے ایسے ہیں جو ہر نبی کی امت پر عائد ہوتے آئے ہیں، تا آنکہ ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا خاتمہ اور دین کی تکمیل کر دی گئی۔ چنانچہ سورۃ الانبیاء میں حضرت ابراہیمؑ، ان کے صاحبزادے حضرت اسحٰقؑ اور پھر ان کے صاحبزادے حضرت یعقوبؑ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا ہے :

”وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ“ (آیت : ۷۳)

”اور ہم نے انھیں وحی کے ذریعے نیکیوں کے کرنے کا، نماز قائم کرنے کا اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا۔ اور وہ ہمارے عبادت گزار بندے تھے“

حضرت اسمٰعیلؑ کے بارے میں فرمایا :

”وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا“ (مریم : ۵۵)

”وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا کرتے تھے اور وہ اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ تھے“

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا :

"اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ ط اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۝ وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ وَ اَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَادُمْتُ حَیًّا" (مریم: ۳۱)

"میں بندہ ہوں خدا کا، اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور نبوت سے سرفراز کیا ہے۔ اور میں جہاں کہیں بھی ہوں، مجھے بابرکت بنا دیا ہے۔ اور جب تک میں زندہ ہوں، مجھے نماز اور زکوٰۃ کی وصیت فرمائی ہے۔"

بنی اسرائیل کو جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا گیا تھا، ان میں یہ حکم بھی تھا:

"وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ — الآیۃ" (البقرۃ: ۴۳)

"نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔"

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے بنو اسرائیل سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"وَقَالَ اللّٰہُ اِنِّیْ مَعَکُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَیْتُمُ الزَّکٰوۃَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ — الآیۃ" (المائدۃ: ۱۲)

"میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز قائم کرتے رہے اور زکوٰۃ ادا کرتے رہے اور میرے رسولوں پر ایمان لاتے رہے۔"

ان آیات سے واضح ہے کہ پچھلی تمام آسمانی شریعتوں میں بھی نماز اور زکوٰۃ کو ایک نہایت ممتاز اور اہم مقام و مرتبہ حاصل تھا۔

۲۔ اسلام میں زکوٰۃ کی اہمیت و افادیت:

دینِ اسلام نے بھی زکوٰۃ کی اس اہمیت کو نہ صرف برقرار رکھا، بلکہ اس میں مزید اضافہ کیا اور اسے اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں تیسرا رکن قرار دیا، فرمانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"بُنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاءِ الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان۔" (مشکوٰۃ، کتاب الایمان)

قرآنِ مجید میں عموماً جہاں بھی نماز کا ذکر یعنی اقامتِ صلوٰۃ کا حکم آیا ہے، زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم بھی ساتھ ساتھ ہے۔ دو درجن سے زیادہ مقامات پر قرآنِ کریم نے "اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ" کے ساتھ "وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ" کا حکم دیا ہے۔ قرآنِ مجید کے اس اسلوبِ بیان سے واضح

ہے کہ دین میں جتنی اہمیت نماز کی ہے، اتنی ہی اہمیت زکوٰۃ کی ہے۔ ان دونوں میں بایں طور تفریق کرنے والا کہ ایک پر عمل کرے، اور دوسرے پر نہ کرے، سرے سے ان کا عامل نہیں سمجھا جائے گا۔ بلکہ جس طرح ترکِ نماز انسان کو کفر تک پہنچا دیتا ہے، اسی طرح زکوٰۃ بھی شریعت میں اتنا اہم مقام رکھتی ہے کہ اس کی ادائیگی سے انکار، اعراض اور فرار مسلمانی کے زمرے سے نکال دینے کا باعث بن جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول نے اپنے دورِ خلافت میں ان لوگوں سے قتال کیا، جنھوں نے نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کر کے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کر دیا تھا۔ آپؓ نے فرمایا:

"واللہ لا قاتلنّ من فرّق بین الصّلوٰۃ والزکوٰۃ" (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ)

"واللہ، میں ان لوگوں کے خلاف ضرور جہاد کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان تفریق کریں گے۔"

بعض صحابہ کرامؓ نے آپؓ کی اس رائے کو تشدید پر محمول کر کے توقف کیا اور آپؓ کو لچک دار رویہ اختیار کرنے کا مشورہ دیا، لیکن خلیفۂ رسولؐ نے اسے دین میں مداہنت اور نرمی کہہ کر رد کر دیا اور ان پر مسئلے کی اہمیت واضح کی ـــــ تا آنکہ وہ بھی موقفِ صدیقؓ کے قائل و معترف ہو گئے۔ یعنی:

"فواللہِ ما ھو الّا رایت انّ اللہ شرح صدر ابی بکر للقتال فعرفت انّہ الحقّ" (مشکوٰۃ، متفق علیہ)

اور اس طرح گویا اس امر پر صحابہ کرامؓ کا اجماع ہو گیا کہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے قولاً یا عملاً انکار اسلام سے خروج کا باعث ہے۔

۳۔ فضائل و برکات:

ان مختصر گزارشات کے بعد زکوٰۃ کی فرضیت کے دلائل دینے کی چونکہ ضرورت نہیں رہ جاتی، اس لیے زکوٰۃ و صدقات کے کچھ فضائل و برکات بیان کر کے زکوٰۃ سے متعلقہ ضروری مسائل کا ذکر کیا جائے گا!

"عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم قال اللہ

تعالیٰ انفق یا بن آدم انفق علیک" (متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ)

حدیثِ قدسی ہے،

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اے ابنِ آدم تو (میرے ضرورت مند بندوں پر) خرچ کر میں (خزانۂ غیب) سے تجھ کو دیتا رہوں گا"

"عن اسماء قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم انفقی و لا تحصی فیحصی اللہ علیک ولا توعی فیوعی اللہ علیک ارضخی ما استطعت" (مشکوٰۃ، متفق علیہ)

"حضرت اسماء رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (اللہ کی راہ میں کشادہ دلی سے) خرچ کرتی رہو اور گن گن کر مت رکھو، اگر تم گن گن کر اور حساب کر کے خرچ کرو گی تو وہ بھی تمہیں حساب ہی سے دے گا، اور دولت جوڑ جوڑ کر بند کر کے مت رکھو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہارے ساتھ یہی معاملہ کرے گا۔ اس لیے جتنی توفیق ہو فراخ دلی سے خرچ کرتی رہو"

"ما من یوم یصبح العباد فیہ الّا ملکان ینزلان فیقول احدھما اللّٰھم اعط منفقا خلفا فیقول الاٰخر اللّٰھمّ اعط ممسکًا تلفًا"

(مشکوٰۃ)

"ہر صبح کو دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں، ان میں سے ایک کہتا ہے، یا اللہ خرچ کرنے والے کو نعم البدل عطا فرما، جب کہ دوسرا کہتا ہے، یا اللہ خرچ نہ کرنے والے کا مال تلف کر دے"

"عن عائشۃ انّھم ذبحوا شاۃ فقال النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم ما بقی منھا؟ قالت ما بقی منھا الّا کتفھا، قال بقی منھا غیر کتفھا"

(ترمذی)

"حضرت عائشہ رض سے مروی ہے کہ ایک بکری ذبح کی گئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت تشریف لائے تو آپؐ نے پوچھا: "اس بکری میں سے کیا بچا؟" حضرت عائشہ رض نے کہا، "صرف اس کا شانہ باقی ہے" آپؐ نے فرمایا، "دراصل باقی یہ نہیں، وہ تمام حصّہ باقی ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا گیا"

"عن انس رضی قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم انّ الصّدقۃ لتطفئ غضب الرّب وتدفع میتۃ السّوء" (رواہ الترمذی بحوالہ مشکوٰۃ)

"حضرت انس رضی سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے، اور بُری موت کو دفع کرتا ہے"

"انّ ظلّ المؤمن یوم القیٰمۃ صدقتہ" (رواہ احمد بحوالہ مشکوٰۃ)

"قیامت کے دن مومن پر اس کے صدقے کا سایہ ہوگا"

"ما نقصت صدقۃ من مال وما زاد اللہ بعفو الّا عزًّا وما تواضع احد للہ الّا رفعہ اللہ" (رواہ مسلم بحوالہ مشکوٰۃ)

"صدقہ سے کبھی مال میں کمی نہیں آتی، عفو اور درگزر سے آدمی کبھی نیچا نہیں ہوتا، ——بلکہ اللہ تعالیٰ اسے سربلند اور اس کی عزت میں اضافہ فرماتا ہے! اور جو اللہ تعالیٰ کے لیے فروتنی، عاجزی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے رفعت وبلندی عطا کرے گا"

"ایّما مسلم کسا مسلما ثوبا علیٰ عری کساہ اللہ من خضر الجنّۃ وایّما مسلم اطعم مسلما علیٰ جوع اطعمہ اللہ من ثمار الجنّۃ و ایّما مسلم سقیٰ مسلما علیٰ ظمأ سقاہ اللہ من الرّحیق المختوم"

(مشکوٰۃ، رواہ ابوداؤد، ترمذی)

"جس کسی مسلمان نے کسی ایسے مسلمان کو کپڑے پہنائے جس کے پاس کپڑے نہیں تھے، اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا سبز لباس پہنائے گا۔ جس نے کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلایا، اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے میوے کھلائے گا۔ اور جس کسی مسلمان نے کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلایا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کی شرابِ خالص سے سیراب فرمائے گا"

"ما من مسلم کسا مسلما ثوبا الّا کان فی حفظ من اللہ ما دام علیہ منہ خرقۃ" (مشکوٰۃ، رواہ احمد، والترمذی)

"جس مسلمان نے کسی مسلمان کو کپڑا پہنایا تو وہ کپڑا پہنانے والا اس وقت تک اللہ کے حفظ وامان میں رہے گا، جب تک اس کپڑے سے کچھ بھی پہننے والے

کے بدن پر رہے گا۔"

"ایّ الصّدقۃ اعظم اجرًا قال ان تصدّق وانت صحیح شحیح تخشی الفقر وتأمل الغنیٰ ولا تمھل حتّٰی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان۔" (متفق علیہ، بحوالہ مشکوٰۃ)

"زیادہ اجر و ثواب والا وہ صدقہ ہے جو تندرستی کی حالت میں اس وقت کیا جائے جب انسان کے اندر دولت کی چاہت اور اسے اپنے پاس رکھنے کی حرص ہو اور اسے خرچ کرنے کی صورت میں محتاجی کا خطرہ اور (روک رکھنے کی صورت میں) دولت مندی کی امید ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم سوچتے اور ٹالتے رہو یہاں تک کہ دست اجل تمہارا گلا آن دبوچے۔ اور اس وقت تم مال کے بارے میں وصیت کرنے لگو کہ اتنا مال فلاں کو اور اتنا فلاں کو (للہ) دے دیا جائے، دراں حالیکہ اس وقت وہ مال (تمہاری ملکیت سے نکل کر) فلاں فلاں (یعنی وارثوں) کا ہو چکا ہوتا ہے۔"

۴۔ زکوٰۃ سے اعراض و پہلوتہی پر سخت اخروی وعید:

ان فضائل و برکات کی پوری اہمیت اس وقت تک واضح نہیں ہو سکتی جب تک کہ دوسرا پہلو یعنی صدقات و خیرات سے پہلوتہی و اعراض کی سخت وعید اور اس پر عذابِ شدید کی تنبیہ سامنے نہ ہو۔ علاوہ ازیں انسانی طبائع مختلف ہوتے ہیں، بعض کے لیے صرف ترغیب و تحریص ہی عمل کی تحریک اور داعیہ پیدا کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے اور بعضوں کے اندر کسی کام کا داعیہ اس وقت تک پیدا نہیں ہوتا جب تک اس کام کے نہ کرنے پر انہیں زجر و توبیخ اور تنبیہ و وعید کی دلگداز اور المناک تفصیلات نہ سنائی جائیں۔ بالفاظِ دیگر انسان کے اندر داعیۂ عمل پیدا کرنے کے لیے (نفسیاتی طور پر) دو قوتیں ہیں: ایک محبت، دوسری خوف۔ بعض کو جذبۂ محبت (ترغیب و تحریص) آمادۂ عمل کر دیتا ہے اور بعض کے قوائے عمل تازیانے اور خوف کے بغیر متحرک نہیں ہوتے۔ بہرحال زکوٰۃ و صدقات سے اعراض و انکار کی صورت میں آخرت میں جس عذابِ شدید سے انسان کو دوچار ہونا پڑے گا، اس سلسلے میں چند احادیث درج ہیں:

"عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اٰتاہُ اللہ مالاً فلم یؤدّ زکوٰتہٗ مثّل لہ مالہٗ یوم القیٰمۃ شجاعا اقرع لہٗ زبیبتان یطوّقہ یوم القیٰمۃ ثمّ یأخذ بلھزمتیہ (یعنی) شدقیہ ثم یقول انا مالک انا کنزلک، ثمّ تلا وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ ــــ الاٰیۃ!" (رواہ البخاری بحوالہ مشکوٰۃ)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا، لیکن اس نے اس کی زکوٰۃ نہ دی تو وہ دولت قیامت کے دن اُس کے سامنے ایسے سانپ کی شکل میں آئے گی جو گنجا ہو اور اس کی آنکھوں کے اوپر دو نقطے ہوں (یہ دونوں نشانیاں سخت زہریلے سانپ کی ہیں) وہ سانپ اس کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا، پھر وہ دونوں باچھیں پکڑ کر کھینچے گا اور کہے گا: "میں تیرا مال ہوں، تیرا خزانہ ہوں۔" یہ فرمانے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

"وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ ھُوَ خَیْرًا لَّھُمْ ط بَلْ ھُوَ شَرٌّ لَّھُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ـ الاٰیۃ!" (آل عمران ۱۸۰)

"وہ لوگ جو اللہ کے فضل و کرم سے حاصل کردہ مال میں بخل کرتے ہیں (زکوٰۃ ادا نہیں کرتے) یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے حق میں بہتر ہے (نہیں) بلکہ یہ ان کے حق میں (انجام کے لحاظ سے) بدتر ہے۔ یہ مال جس میں وہ بخل کرتے ہیں (اور اس کی زکوٰۃ بھی نہیں نکالتے) قیامت کے دن ان کے گلے میں طوق بنا کے ڈال دیا جائے گا۔"

(جاری ہے)